اخبار جنرل وگوہرِ آصفی کلکتہ
VOL. 12
1894
THE
GENERAL & GAUHARI ASFI
جنرل و گوہر آصفی کلکتہ
CALCUTTA

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہٖ المسیح الموعود

ایک نایاب شذرہ کی معجزانہ دستیابی

اخبار جنرل و گوہرِ آصفی کلکتہ

محمد اجمل شاہد امیر و مشنری انچارج نائیجیریا

ایک صدی سے زائد عرصہ قبل سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شہرہ آفاق مضمون ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' جلسہ مذاہبِ عالم لاہور میں ۱۸۹۶ء میں پڑھا گیا تھا۔ حضور علیہ السلام نے قبل اَز وقت خدتعالےٰ سے خبر پا کر اس مضمون کے دیگر تمام مضامین پر بالا رہنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ اس زمانہ میں متعدد اخبارات میں جو تبصرے شائع ہوئے وہ اس پیشگوئی کی صداقت کا واضح ثبوت ہیں۔ تاہم ایک نہایت ہی زبردست آنکھوں دیکھی اَور خود سنی تفصیلی رپورٹ پردۂ غیب میں رہی۔ تقریباً چونسٹھ برس بعد غیر معمولی حالات میں اس کی معجزانہ طور پر دستیابی ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے کس طرح اس اخباری رپورٹ کو زمانہ کی دستبرد سے محفوظ رکھا اَور اس کے ظہور کے خود سامان مہیا فرمائے یہ ایک انتہائی ایمان افروز واقعہ ہے۔

سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ نے خاکسار کا پہلا تقرر ڈھاکہ جو آجکل بنگلہ دیش کا دارلحکومت ہے میں فرمایا۔ خاکسار کبھی کبھی مشن ہاؤس کے باہر تختہ سیاہ پر بعض تبلیغی قطعات تحریر کر دیا کرتا تھا تاکہ گذرنے والے پڑھ سکیں۔ اسی معمول کے مطابق دسمبر ۱۹۵۹ء کی ایک شام کو خاکسار تختۂ سیاہ پر سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں بعض اشعار چاک سے تحریر کر رہا تھا۔ اس اثناء میں خاکسار نے محسوس کیا کہ کوئی شخص ان اشعار کو پڑھ رہا ہے۔ مَیں نے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ ایک معمر منحنی

اُچکن زیبِ تن کئے ہوئے شخص چھڑی کے سہارے کھڑا ہے۔ اس نے نہ صرف یہ پڑھے بلکہ اس سے اگلے دو شعر بھی سنا دیئے۔ پہلے تو مَیں سمجھا کہ کوئی احمدی شخص باہر سے آیا ہے تاہم خاکسار حیران تھا کیونکہ ان کو پہلے کبھی دیکھا نہ تھا۔ خاکسار نے بڑھ کر اُن سے مصافحہ کیا اَور پوچھا کہ وہ کہاں سے تشریف لائے ہیں۔ انہوں نے اپنا نام اخلاق حسین بتایا اَور یہ کہ وہ یہاں قریب ہی ایک گلی کے مکان میں رہتے ہیں۔ پھر مزید تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ ان کا تعلق یو پی سے ہے اَور ایک زمانہ قبل جب جماعت کے مبلغین وہاں آتے تو ان سے راہ و رسم تھی اَور جماعتی لٹریچر کو پڑھنے کا موقع ملتا رہا۔ خاکسار نے ان کو مشن ہاؤس کے اندر آنے کی دعوت دی لیکن انہوں نے اپنے گھر کا پتہ بتایا اَور مجھے گھر آنے کی دعوت دی اَور یہ کہ بیٹھ کر تفصیلی بات چیت ہوگی۔

خاکسار اگلے ہی روز شام کو مکرم اخلاق صاحب کے گھر پر حاضر ہوا۔ یہ گھر ہمارے مشن ہاؤس سے زیادہ دُور نہ تھا۔ آپ بہت تپاک سے ملے اَور دیر تک جماعت سے اپنے تعلق کا ذکر کرتے رہے۔ انہوں نے جماعت کی کتب کا مطالعہ بھی کیا ہوا تھا اَور جماعت کے متعلق کافی معلومات رکھتے تھے۔ اُن کی چھوٹی سی بیٹھک کتب اَور رسائل وغیرہ سے اَٹی پڑی تھی جس سے اُن کا علم و ادب اَور مذہب سے لگاؤ کا اندازہ ہوتا تھا۔ اُن کی باتوں سے بخوبی اندازہ ہوا کہ جماعت اَور حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کی صداقت کے قائل تھے مگر بوجوہ جماعت میں داخل ہونے سے گریز کر رہے تھے۔ اپنے بچوں کے مذہب سے دُور ہونے کا شکوہ کر رہے تھے۔ اَور اس سلسلہ میں میری مدد کے خواہاں تھے۔ غرض یہ ملاقات بہت پر لطف رہی۔ اس اثناء میں خاکسار نے اُوپر چھت کی طرف نگاہ کی تو ایک تختہ پرانے اخبارات سے لدا پڑا تھا۔ پرانے اخبار دیکھ کر مُجھے بہت تعجب ہوا کہ وہ کیوں یہ اخبار سنبھال کر رکھے ہوئے ہیں۔ اس پر انہوں نے ایک لمبی آہ بھری اَور کہا کہ اس کے پیچھے بھی ایک داستان ہے۔ اس کی تفصیل بتاتے ہوئے انہوں نے کہا

’’قیام پاکستان کے بعد علاقہ میں بدامنی بڑھنے لگی اَور اکثر لوگ اپنے گھر بار چھوڑ کر مشرقی پاکستان جانے لگے۔ خاکسار نے جب ہجرت کی تو گھر کے سامان سے زیادہ مُجھے اپنی کتب اَور پرانے اخبارات کا فکر تھا۔ چنانچہ باوجود گھریلو مخالفت کے اسے اٹھا کر یہاں لے آیا۔ لیکن اب ان کو سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے۔‘‘

خاکسار نے جب ان اخبارات کی اہمیت معلوم کرنے کی کوشش کی تو انہوں نے بتایا کہ یہ نایاب اخبارات ہیں۔ مگر اب نئی نسل کو ان کی اہمیت کا اندازہ نہیں اَور وہ اسے تلف کرنا چاہتے ہیں۔ باتوں باتوں میں انہوں نے بتایا ان اخبارات میں ایک اخبار میں ایک ایسا مضمون ہے جو آپ کی جماعت کے لئے بہت اہم ہے۔ اس سلسلہ میں جب میری جستجو بڑھی تو انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ اسے تلاش کر کے رکھیں گے اَور آئندہ ملاقات میں پیش کر سکیں گے۔ غرض یہ مفید نشست آئندہ ملاقات کے وعدہ پر اختتام پذیر ہوئی۔

تقریباً ایک ہفتہ گذرنے کے بعد خاکسار پھر اخلاق صاحب کے گھر حاضر ہوا۔ انہوں نے بڑی محبت سے استقبال کیا اَور اپنی بیٹھک میں بیٹھنے کی دعوت دی۔ رسمی علیک سلیک اَور خیر و عافیت معلوم کرنے کے بعد خاکسار نے ان سے پوچھا کہ کیا انہوں نے وہ پرچہ تلاش کیا ہے جس کا انہوں نے گذشتہ مرتبہ ذکر کیا تھا۔ انہوں نے بہت معذرت کی اَور پھر آئندہ ملاقات تک تلاش کرنے کا وعدہ کیا۔ حقیقت یہ ہے مُجھے اس سے بہت مایوسی ہوئی۔ کیونکہ نمعلوم کیوں میرے دل میں اس اخبار کے حصول کیلئے ایک جوش تھا۔

خاکسار نے اُوپر چھت کی طرف نظر کی تو اُوپر ایک تختہ پر پرانے اَور خاک آلودہ اخبارات پڑے ہوئے نظر آئے اَور مُجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ دیکھنا تو چاہئے کہ یہ کون سے اخبار ہیں جس میں ہماری جماعت کا ذکر ہے۔ خاکسار نے مکرم اخلاق صاحب سے کہا کہ ’’کیا خاکسار ان اخبارات کو ایک نظر

دیکھ سکتا ہے کیونکہ یہ تو بہت پرانے اخبار معلوم ہوتے ہیں‘‘

انہوں نے بخوشی مُجھے اس کی اجازت دے دی اَور خاکسار نے اُٹھ کر ایک پلندہ کے اُوپر سے چند اخبار بطور نمونہ دیکھنے کے لئے اُٹھا لئے اَور اُن کو بیٹھ کر دیکھنا شروع کیا۔ اس اخبار کے نام اَور اس میں خبروں اَور مضامین کی اشاعت دیکھنے میں مگن ہو گیا۔ اتنے میں مکرم اخلاق صاحب نے بھی اس میں سے ایک اخبار اٹھا کر اسے دیکھنا شروع کیا۔ تھوڑے ہی وقفہ کے بعد وہ اچانک بول پڑے اَور مُجھے مخاطب کر کے کہا

’’یہ رہا وہ مضمون جس کا مَیں نے ذکر کیا تھا اَور جسے خاکسار تلاش کرنا چاہتا تھا‘‘

مُجھے یوں احساس ہوا کہ یہ اخبار اَور اس کا نفس مضمون ان کے دِل و دماغ پر نقش تھا جسے انہوں نے دیکھتے ہی پہچان لیا اس کے بعد انہوں نے وہ اخبار خاکسار کو دیکھنے کے لئے دیا۔ یہ اخبار ’’جنرل و گوہرِ آصفی‘‘ نام کا تھا جو اس زمانہ میں کلکتہ سے شائع ہوتا تھا اَور اس متعلقہ اخبار کا اداریہ ’’فتح اسلام‘‘ کے عنوان سے تھا۔ خاکسار نے اسے پڑھا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ یہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مضمون ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ کے متعلق تھا۔ اس میں کافی وہ تفصیل تھی جس کا ذکر پہلے ہمارے لٹریچر میں نہ تھا اَور اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی ’’مضمون بالا رہا‘‘ کا برملا انہی الفاظ میں اعتراف تھا۔

خاکسار نے یہ سارا اداریہ اُن کے سامنے اونچی آواز میں پڑھا اَور وہ نہایت ادب سے اسے سنتے رہے۔ اس اداریہ کا آغاز یوں تھا:

’’ہمارے اخبار کے کالموں میں جیسا کہ اس کے ناظرین پر واضح ہوگا، یہ بحث ہو چکی ہے کہ اس جلسہ اعظم مذاہب میں اسلامی وکالت کیلئے سب سے زیادہ لائق کون شخص تھا۔ ہمارے ایک معزز نامہ نگار صاحب نے سب سے پہلے خالی الذہن ہو کر اَور حق کو مدِّ نظر رکھ کر حضرت مرزا غلام احمد صاحب

رئیس قادیان کو اپنی رائے میں منتخب فرمایا تھا‘‘

پھر اس جلسہ کا پورا پس منظر وغیرہ بیان کرنے کے بعد نہایت شاندار الفاظ میں اس مضمون کے بالا ہونے کا اعتراف یوں کیا گیا تھا۔

’’اگر اس جلسے میں مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلّت وندامت کا قشقہ لگتا مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی فطرتی جوش سے کہہ اُٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے بالا ہے۔‘‘

اس اخبار میں یہ تفصیلی تبصرہ پڑھنے سے مجھے انتہائی خوشی ہوئی۔ واقعی یہ ایک نادر اخبار تھا جس میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس عظیم مضمون کو انہی الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا گیا تھا جو الہاماً آپ کو بتائے گئے تھے۔ خاکسار نے مکرم اخلاق حسین صاحب سے یہ اخبار لے کر اُن کا شکریہ ادا کیا اور مزید کہا ’’دراصل خدا تعالیٰ نے اس مضمون کی حفاظت کیلئے ان اخبارات کو اتنی دُور سے اُٹھا کر لانے کی آپ کو تحریک فرمائی ورنہ ایسے نازک دَور میں کون شخص گھر کے ضروری اور قیمتی سامان کو چھوڑ کر اخبارات وغیرہ کو اُٹھانے کا فیصلہ کرے گا۔ لازمی طور پر یہ الٰہی تحریک اس قیمتی شذرہ کے لئے ہی تھی‘‘۔

خاکسار جب یہ اخبار لے کر مشن ہاؤس کی طرف جا رہا تھا تو میرا ذہن خدا تعالیٰ کے اس عجیب اور غیر معمولی فضل واحسان کے شدید احساس میں محو تھا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے اپنے مسیح کی صداقت کی اس شاندار شہادت کو محفوظ رکھا اور غیر معمولی حالات میں اس کے انکشاف کے سامان پیدا فرمائے۔ اوّل تو یہ کہ یہ امر میرے لئے حیران کن تھا کہ صوبہ بنگال کے دارالحکومت سے ایک اُردو اخبار شائع ہو اور پھر اس اخبار نے اپنا ایک نمائندہ لاہور میں اس کانفرنس کی رپورٹنگ کے لئے بھیجا ہو۔ پھر اس رپورٹر نے بھی رپورٹنگ کا حق ادا کر دیا ہو۔ اس یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ کانفرنس اس زمانہ لوگوں کے لئے کس

قدر اہمیت اَور شہرت رکھتی تھی۔ تبھی تو اتنی دُور سے ایک اخبار نے اپنا ایک خاص نمائندہ اس کی کارروائی قلمبند کرنے لئے بھیجا۔ پھر یہ محض اتفاق نہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے اس شخص کے دل میں اس اخبار کی اس قدر محبت ڈال دی کہ تقسیم ملک کے اس پُر آشوب دَور میں اپنا گھر چھوڑنے کے وقت ان اخبارات کو اپنے ساتھ اٹھالانے کی تحریک فرمائی۔ پھر اُن کا گنذر مشن ہاؤس سے ایسے وقت ہوا جبکہ خاکسار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشعار بلیک بورڈ پر لکھ رہا تھا۔ ورنہ ایسے تو وہ نمعلوم کتنی دفعہ گذرے ہوں گے کیونکہ وہی اُن کے شہر جانے کا راستہ تھا۔ پھر یہ شذرہ انہوں نے نصف صدی سے زائد عرصہ پہلے پڑھا تھا اَور وہ ان کے ذہن میں مستحضر تھا۔ پھر خاکسار نے بھی عام بات چیت سے ہٹ کر اُن اخبارات کو دیکھا اَور اُن میں دلچسپی ظاہر کی۔ پھر تختہ پر پلندہ سے خاکسار نے جو چند اخبار اُٹھائے تھے وہ شذرہ اس میں ہی تھا۔ غرض جس زاویہ سے بھی دیکھا جائے اس میں خدا تعالیٰ کا ہاتھ صاف نظر آتا ہے۔ الحمدللہ

خاکسار نے یہ تاریخی شذرہ فوری طور پر نقل کر کے مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مرحوم کو بھجوا دیا۔ یہ بھی اتفاق تھا کہ اسی سال تاریخ احمدیت کی وہ جلد شائع ہو رہی تھی جس میں اس مضمون کا ذکر موجود تھا۔ مکرم مولانا مرحوم نے فوری طور پر یہ شذرہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی خدمت میں پیش کیا اَور انہوں نے اس پر بڑی مسرّت کا اظہار کیا۔ اَور اس جلد میں بطور ضمیمہ شامل کرنے کی ہدایت فرمائی۔ نیز اس اخبار کو محفوظ کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔

اسی سال جلسہ سالانہ پر الفضل کا جو خاص نمبر شائع کیا گیا اس میں بھی یہ شذرہ شائع ہوا۔ اَور بعد میں اس کتاب کے شائع ہونے والے ہر ایڈیشن میں یہ شذرہ شامل کیا گیا۔

اس اخبار کا اصل پرچہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی ہدایت کے مطابق خلیفہ وقت کی خدمت پیش کرنا چاہتا تھا۔ (ویسے اس اخبار کی فوٹوسٹیٹ کاپیاں شعبہ تاریخ میں اَور لائبریری میں دے دی گئی تھیں) اس زمانہ میں حضرت مصلح موعودؓ چونکہ بیمار تھے اس لئے حضور کی خدمت میں پیش نہ

کر سکا۔ خاکسار نے ۲۰۰۱ء میں لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ کی خدمت اس اصل اخبار کو پیش کر دیا تھا تا کہ یہ نادر اَور قیمتی اخبار حضور کی ہدایت کے مطابق جماعت کیلئے محفوظ ہو جائے۔

آخر میں یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے اَور جس کا مُجھے افسوس بھی ہے کہ اخبار کے حصول کے بعد پھر اُن سے دوبارہ ملاقات نہ ہوسکی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس واقعہ کے تقریباً دو ہفتہ بعد خاکسار ربوہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے چلا گیا۔ خیال تھا کہ وہاں سے واپسی کے بعد اُن سے ملاقات کروں گا۔ لیکن ربوہ میں میرا تقرر دوسری جگہ کر دیا گیا۔ اس کے بعد خاکسار کبھی ڈھاکہ نہ گیا۔ اس وجہ سے کئی دفعہ سوچتا ہوں کہ خدائی مشیّت چاہتی تھی کہ یہ سعادت مُجھے نصیب ہو اَور ڈھاکہ کو ہمیشہ چھوڑنے سے چند قبل یہ کام مکمل ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

(ملک محمد صفی اللہ خان قادیانی احمدی)

(ملک محمد صفی اللہ خان قادیانی احمدی)